مشرقی پاکستان کے صوفیائے کرام

حضرت شاہ بدرالدین عالم زاہدیؒ

وفا راشدی ایم اے

بدر کے نام سے بہار اور بنگال میں کئی بزرگانِ دین گزرے ہیں۔ تذکرہ نگارو
اس نام کے بزرگوں کے تذکروں کو کچھ اس طرح خلط ملط کر دیا ہے کہ یہ سارے بزرگ ا
ہی شخصیتیں معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ 'پیر بدر' کا جو مزار صوبۂ بہار (
میں واقع ہے وہ حضرت مخدوم شاہ بدرالدین عالم (۱۴۴۵ء مطابق ۸۴۴ھ) کی ابد
ہے اور ان کا خاندان آج بھی بہار شریف میں سکونت پذیر ہے۔ اس طرح مغ
بنگال (بھارت) کے موضع کلنا ضلع بردوان میں بدر نام کے ایک صاحب تہ
مدفون ہیں۔ مشرقی پاکستان میں بدر نامی دو بزرگوں نے اشاعتِ اسلام اور دیو
کی تبلیغ سے دائمی زندگی حاصل کی۔ ان میں سے ایک بندۂ خدا پیر بدرالدین صا
دیناج پور کے ایک مقام موضع ہمت آباد میں آسودہ ہیں۔ آپ کی درگاہِ مبارک
گاہِ خاص و عام ہے۔ آپ صاحبِ کشف و کرامات بھی تھے اور واقفِ سید
طبل بھی۔ دیناج پور میں آپ کے ورودِ مسعود کے وقت وہاں کے راجہ مہیش
نے انسانوں پر ظلم و تشدد کی انتہا کر دی تھی۔ آپ نے گوڑ کے حاکم سلطان علی م

علاؤ الدین جو حسین شاہ (۹۴-۱۳۱۹ء) کے لقب سے مشہور تھا، کی مدد سے راجہ مہیشں پر چڑھائی کی اور اسے شکست دے کر اس علاقے کو مسلم حکومت میں شامل کرلیا اور اس طرح وہاں کے انسانوں کو ظالم راجہ کے ظلم وستم سے ہمیشہ کے لئے نجات مل گئی۔ آج دیناج پور اور اس کے گرد و نواح میں حضرت بدر کے دم سے اسلام کا بول بالا ہے۔

مشرقی پاکستان میں بدر نام کے جس اللہ والے نے چاٹگام کے پہاڑی علاقوں اور دریائے کرنافلی کی حسین وادیوں میں توحید و تصوف کا چراغ روشن کیا، وہ حضرت بدرالدین عالم زاہدیؒ ہیں۔ بعض مورخوں نے بہار کے بدرالدین اور چاٹگام کے بدرالدین کے حالات کو گڈمڈ کر دیا ہے اور ان کا خیال ہے کہ یہ دو نام کے ایک ہی بزرگ ہیں حالانکہ یہ بات حقیقت کے برعکس ہے۔ یہ امر قرین قیاس ہے کہ چاٹگام کے حضرت بدر نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلے میں بہار اور دوسرے مقامات کی سیر و سیاحت کی تھی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ جہاں جہاں بھی گئے ان کے معتقدین و مریدان نے ان کے نام سے خانقاہیں قائم کیں لیکن ممکن نہیں کہ ایک ہی شخص کے مزارات مختلف مقامات میں واقع ہوں۔ اس غلط فہمی کی وجہ یہ ہے کہ بعض مورخوں نے تحقیق سے کم اور سُنی سُنائی باتوں پر زیادہ بھروسہ کیا ہے یا زیادہ سے زیادہ انہوں نے انگریزی اور اردو مطبوعات پر اکتفا کیا ہے۔ مشکل یہ ہے کہ بنگال کے صوفیائے کرام سے متعلق زیادہ تر مواد بنگلہ زبان میں ہے۔ اس کے علاوہ قلمی نسخوں کی صورت میں یا قدیم کتابوں میں محفوظ ہے اور ان مسودوں کا صحیح مطالعہ بنگلہ زبان سے واقفیت کے بغیر آسان نہیں۔

زیرِ نظر مضمون میں چاٹگام کے "پیر بدر" کے حالات ہدیۂ قارئین ہیں۔ حضرت شاہ پیر بدر زاہدیؒ چاٹگام کے جلیل القدر صوفی تھے۔ لوگ جوشِ عقیدت میں انہیں کئی ناموں 'بدر پیر'، 'بدر شاہ'، 'پیر بدر' یا 'بدر' سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کے اصل نام میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن تحقیق کی روشنی میں آپ کا پورا نام "شاہ بدرالدین عالم زاہدیؒ" زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے اور یہی نام مقامی طور پر زبان زد

عام ہے۔ آپ کو "علامہ" کے لقب سے بھی پکارا جاتا تھا اس لئے کہ آپ عربی زبان کے ماہر، علم دین و فقہ کے فاضل اور تصوف و عرفان کے ایک بلند مقام پر فائز تھے۔

حضرت علامہ شاہ بدر الدین عالم زاہدیؒ حضرت شاہ فخر الدینؒ کے پوتے اور حضرت شاہ شہاب الدین کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے جدِ امجد حضرت شہاب الدین امام مکی صاحبِ علم و عرفان بزرگ گزرے ہیں۔ حضرت شاہ بدر الدین، سلسلۂ زاہدی میں اپنے دادا حضرت فخر الدینؒ کے مرید تھے اور آپ ہی کی ہدایت پر رشد و ہدایت کے لئے بنگال تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے صوبۂ بہار[1] اور کئی مقامات کا دورہ بھی کیا تھا۔

سرزمین چاٹگام میں آپ کی آمد کی داستان دلچسپ بھی ہے اور عجیب بھی۔ کہتے ہیں کہ چھ سو سال قبل حضرت شاہ بدر الدین ایک بہتے ہوئے چٹائی کے ٹکڑے پر بیٹھ کر پانی کے راستے چاٹگام کے ساحل پر پہنچے۔ اس زمانے میں وہ علاقہ جنات اور بدروحوں کا مسکن تھا، بھوت پریت نے اپنا ڈیرہ ڈال رکھا تھا۔ آپ نے ان خبیثوں کی اجازت سے پہلی بار اس مقام پر ایک دیپ (مٹی کا چراغ) جلایا۔ مسجد قدم مبارک رحمت گنج کے شمالی جانب ایک پہاڑ پر روزانہ مغرب کے وقت چراغ جلایا کرتے اور اذان دیا کرتے۔ فضا میں چراغ کی لَو پھیلتے اور اذان کی روح پرور آواز گونجتے ہی بھوت پریت اور بدروحیں اس مقام سے بہت دور بھاگ جاتیں۔ اس طرح آپ کی روحانی قوتوں سے رفتہ رفتہ وہ علاقہ ان منحوسوں اور خبیثوں سے ہمیشہ کے لئے پاک صاف ہو گیا۔

---

[1] حضرت مخدوم الملک شرف الدین یحییٰ منیریؒ نے بہار میں آپ کی آمد کے بارے میں پیشین گوئی کی تھی چنانچہ آپ موصوف کی وفات (۷۸۲ھ ۱۳۸۰ء) کے وقت بہار میں قیام فرما تھے۔ (تذکرۂ اولیائے بنگالا)

حضرت بدر عالم زاہدیؒ پہاڑ کی جس چوٹی پر چاٹی (دیپ) جلاتے وہ جگہ "بدر چاٹی" یعنی "بدر پیر کے چراغ جلانے کا مقام" کے نام سے موسوم ہے۔ آج بھی ہر مذہب و ملت کے لوگ بلاناغہ ہر روز شام کو اس پربت کی چوٹی پر ان کی یاد میں چراغ جلاتے ہیں۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ "بدر کی چاٹی" کی مناسبت سے اس علاقے کا نام "چٹوگرام" "چٹگاؤں" یا چاٹی گرام پڑا۔ یہ حضرت بدرؒ کی ریاضت وعبادت اور روحانی کرامات کا نتیجہ تھا کہ چاٹی گرام کا وہ حصہ جو کبھی جنوں اور بھوتوں کا ٹھکانہ تھا آپ کی پاکیزگی اور روحانی اثرات کی بناء پر "پوری پہاڑ" یعنی پریوں کا پہاڑ کہلاتا ہے۔

ایک مورخ کا بیان ہے کہ چاٹگام ان کی 'چاٹی' سے منسوب ہو یا نہ ہو لیکن یہ بات تحقیق سے ثابت ہے کہ اس زمانے میں چاٹگام کے اس علاقے میں جہاں آپ کا مسکن اور آستانہ تھا، مگ قبیلہ آباد تھا۔ یہ لوگ وحشی، ناشائستہ اور غیر مہذب تھے۔ انسان انسانی جان ومال کا دشمن تھا۔ انسانیت ومحبت سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ یہ علاقہ "مگیر ملک" یعنی 'مگوں کا دیس' کہلاتا تھا۔ ان کے شادی بیاہ کے رسم ورواج بھی عجیب تھے اور اس سلسلے میں بڑی دلچسپ وسنسنی خیز کہانیاں ایک داستان بنی ہوئی ہیں۔ یہ دنیا گویا ایک طلسماتی، جنوں اور پریوں کی دنیا تھی پریوں کے دیس سے جن دولہا بن کر آتے اور مگ کے دیس سے بیاہ کر، دلہن کو ڈولی میں لے جاتے۔ یہ مخلوق آپس میں شادی رچا کر انسانوں کی طرح گھر گرہستی بھی کرتی۔ اس قسم کی باتیں واقعی عقلِ سلیم سے بعید ہیں لیکن ان واقعات سے یہ اندازہ ضرور

۱؎ بنگلہ زبان میں مٹی کے چراغ کو "چاٹی" کہتے ہیں۔

۲؎، ۳؎، ۴؎ بنگلہ زبان میں گرام کے معنی گاؤں کے ہیں۔ چاٹگام کا تلفظ دوسری زبانوں میں مختلف ہے، انگریزی میں چٹاگانگ، اردو میں چاٹگام۔ لیکن بنگلہ میں چٹوگرام، چٹگاؤں یا چاٹی گرام کہتے ہیں۔ (و-ر)

کیا جاسکتا ہے کہ اس زمانے میں مگ قبیلے کے لوگ کس قدر درندے اور انسا
سے محروم تھے۔ قتل و غارت، لوٹ مار، ظلم و تشدد ان کی زندگی کا معمول تھا۔
میں ترکی مسلمانوں کے وُرود سے مگ قبیلے کی وحشت و بربریت کا خاتمہ ہوالیکن
مگوں کا اثر قائم تھا۔ حضرت بدر نے اس علاقے میں اسلام کی اشاعت کے لئے
آپ کو وقف کردیا اور سب سے پہلے اس علاقے کے نفوس کو اپنی تعلیمات
متاثر کیا۔ مگ کے یہی لوگ جو تاریکی و گمراہی کے راستے پر چل رہے تھے:
بدر کی رشد و ہدایت کی بدولت راہِ راست پر آگئے۔ ان کے دلوں میں
کے دیپ جلے۔

چاٹگام میں محسن اولیاء کے مزار پر ایک کتبہ ہے جس سے ظاہر ہوتا
۱۳۴۰ء مطابق ۷۴۱ھ میں حضرت بدر بقیدِ حیات تھے۔ قادل خان غازی
آپ کے خاص مراسم تھے۔ قادل خان غازی سلطان فخرالدین مبارک شاہ (۹
کا سپہ سالار تھا اور سلطان فخرالدین کے ایماء پر اس نے بنگال کو فتح کیا۔
بنگال میں اسلامی مملکت کی تشکیل اور اسلامی معاشرے کی تطہیر میں قادل خ
کا بڑا ہاتھ رہا۔ اس نے حضرت بدر کے تبلیغی کاموں میں بڑی مدد کی تھی۔

آپ کے کمالات اور کرامات کے بہت سے قصے مشہور ہیں، ان میں کچھ
ہیں اور کچھ غیر مستند۔ طوالت کے خیال سے ان کا ذکر کسی اور موقعہ پر کیا جائے
آپ کے فیض و کمال کی دھوم اراکان، اکیاب (برما) ملایا کے ساحلو
پہنچی ہوئی تھی۔ چاٹگام، کومیلا اور نواکھالی کے ملاحوں کو آپ سے بے انتہ
ہے۔ جب ملاح عازم سفر ہوتے ہیں تو پیر بدر کا نام ان کی زبان پر ہوتا ہے
جب کشتی آندھی اور طوفان میں گھر جاتی ہے تو "پیر بدر، پیر بدر" کی پک
کی ہمت اور جوش میں اضافے کا باعث ہوتی ہے اور ان کی کشتی ساحل پر آ

لہ پوربو پاکستانیر صوفی سادھوک (بنگلا نسخہ) ڈاکٹر غلام ثقلین۔

یہ عقیدہ مسلمان ملاحوں کا نہیں ہندو مانجھیوں کا بھی ہے۔ ہندو ملاح کی زبان پر یہ الفاظ ہوتے ہیں ؎

آمورا آچھی پولاپان — ہم ان کی اولاد ہیں،
غازی آچھے نگا بان — غازی ہمارے نگہبان ہیں
تیرے گنگا دھوری یا — اے کشتی! گنگا کنارے لگ جا
پانچ پیر، بدر، بدر — پانچ پیر، بدر، بدر

اور مسلمان ملاح یہ گیت ایک خاص سُر کے ساتھ گاتے ہیں ؎

آمورا آچھی پولا پان — ہم ان کی اولاد ہیں
غازی آچھے نگا بان — غازی ہمارے نگہبان ہیں
اللہ، نبی، پانچ پیر — اللہ اور نبی کے بعد پانچ
بدر، بدر، — پیر ہیں، بدر، بدر،

حضرت بدر عالم زاہدیؒ کا اسم مبارک اہل چاٹگام کی زبان زد عام ہے۔ کشتیوں کے موقعہ پر جب پہلوان اکھاڑے میں اترتے ہیں تو پہلے شاہ بدر، غازی بدر یا پیر بدر کا نعرہ لگاتے ہیں۔ آپ کی شہرت و مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ چاٹگام کی پہاڑیوں کے علاوہ اراکان اور اکیاب کی وادیاں آپ سے منسوب ہیں۔

مشرقی پاکستان کے ان پہاڑی حصّوں میں حضرت پیر بدرؒ کی تقلید میں صوفی منش شعراء نے بھی اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں حصّہ لیا ہے وہاں بہت سے ایسے شعراء بھی گزرے ہیں جو شعروں کے روپ میں اپنے دینی عقائد، صوفیانہ خیال اور پاکیزہ رجحانات سے عوام کے دلوں کو موہ لیتے تھے۔ اس قسم کے بے شمار اشعار مثال میں پیش کئے جا سکتے ہیں، بطور نمونہ ایک صوفی شاعر کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

ہم نے اپنے خیالات کو تمام دلکشی سے ہٹا کر
ایک طرف مرکوز کر دیا ہے

ہمارے خیالات و رجحانات کی یہ تبدیلی
بے شمار اللہ والوں کی رہین منت ہے
چراغ توحید روشن کرنے والے
ہمارے پیغمبر اور ہمارے پیر ہی تو ہیں،
ہمیں فخر ہے
ان بلند و برتر ہستیوں میں
چاٹگام کی ایک عظیم المرتبت شخصیت
حضرت بدر کی بھی ہے۔
(پوربو پاکستانیر صوفی سادھوک (بنگلہ نسخہ) صفحہ ۸)

حضرت بدر عالمؒ کی تزویج و اولاد کا حال کچھ زیادہ مستند نہیں۔ کسی تذکرہ نگار نے لکھا ہے کہ انہوں نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی فیروز شاہ تغلق کی صاحبزادی بی بی فہمیدہ سے ہوئی۔ دوسری بار ایک ہندو لڑکی آپ کے عقد میں آئی۔ پہلی شریک حیات سے چار بیٹے شہاب الدین، پیر قتال، شاہ ابوسعید، جنید اور تیز طبع تھے۔ دوسری بیگم سے ایک بیٹا شاہ سلطان زاہدی اور ایک لڑکی ایدان زاہدی گزری ہیں۔ دوسرے سوانح نگاروں نے صرف ایک ہی شادی کا ذکر کیا ہے اور ایک ہی لڑکی کا نام لیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

محققوں کی تحقیق و جستجو کے باوجود اب تک حضرت پیر بدر کی صحیح تاریخ وفات میں اختلاف ہے لیکن آپ کا عرس درگاہ مبارک پر ہر سال ماہ رمضان المبارک کی ۲۹ ویں تاریخ کو بڑے دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ یہاں تک کہ مگ قبیلہ کے افراد بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں عرس میں شریک ہوتے، اپنے پیر بابا کی بارگاہ پر عقیدت کے پھول چڑھاتے، یادوں کے چراغ جلاتے اور روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ آپ کا مزار پر انوار شہر چاٹگام کے وسط میں بخشی بازار کے جنوبی جانب واقع ہے۔ چاٹگام اور نواح چاٹگام میں آپ کے تبلیغی کارناموں، دینی تعلیمات، مذہبی خدمات، اور کشف و کرامات کے قصے کہانیاں سینہ بہ سینہ چلی آتی ہیں اور اب تو مستند تذکروں میں بھی محفوظ ہو چکی ہیں۔